© rasailojaraid.com

تبصرے

سہ ماہی دین و دانش یہ محکمہ اوقاف پنجاب کی قائم کردہ علما اکیڈمی لاہور کا مجلہ ہے۔ اکیڈمی کا قیام لاہور کی تاریخی بادشاہی مسجد سے ملحق عمارت میں عمل میں آیا ہے، جس کے پاس ہی حکیم الامت علامہ محمد اقبال کا مزار ہے۔ علما اکیڈمی کی رسم افتتاح ۱۹ اکتوبر کو پنجاب کے گورنر جناب لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے سرانجام دی۔

مدیر مجلہ ڈاکٹر رشید احمد جالندھری ایم اے، جامعہ الازہر (قاہرہ) پی ایچ ڈی کیمبرج نے اداریے میں مجلہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دین و دانش کا نصب العین خالص علمی ہے اس کا تعلق نہ مشرق سے ہے نہ مغرب سے۔ اس کا نصب العین اس حکمت و دانائی کی تلاش ہے جو فرمودہ رسول علیہ السلام کے مطابق مومن کی گمشدہ میراث ہے۔ جس طرح ایک بدو صحرا میں اپنے گمشدہ اونٹ کی تلاش میں رہتا ہے اور وہ جہاں بھی ملے اسے حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح حکمت و دانائی ایک ایسی متاع گراں مایہ ہے، جس کی تلاش میں مومن ہر وقت سرگرداں ہے۔

سہ ماہی دین و دانش کے زیر نظر شمارے میں جو اس کا پہلا شمارہ ہے، تین مضامین ہیں۔ ایک انگریزی میں، جو مصر کے مشہور مصنف ڈاکٹر احمد امین پر ہے، اس میں ڈاکٹر احمد امین مرحوم نے اپنی طویل علمی و تصنیفی زندگی میں اسلامی فکر کی تجدید کی جو کوششیں کی ہیں، ان پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ مضمون نگار مراکشی نژاد عرب ڈاکٹر طلعت خالد ہیں جو مغربی جرمنی میں پیدا ہوئے، اور وہاں کی یونیورسٹی سے انھوں نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی۔ دوسرا مضمون کراچی یونیورسٹی کے ڈاکٹر منظور احمد کا ہے۔ اور عنوان ہے "مذہب اور انسانی وجدان"۔

تیسرا مقالہ خود فاضل مدیر کا علم تفسیر القرآن اور مفسرین پر ہے۔ اصل مضمون انگریزی میں تھا۔ "دین و دانش" میں اس کا اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے عام اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے بالعموم اور علمائے کرام بالخصوص اسلامی علوم فنون کے ذیل میں صدیوں پہلے جو شاندار علمی کارنامے ہو چکے ہیں، اور دورِ حاضر میں اُن پر جو تحقیقات ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہی ہیں، اُن سے بہت کم واقف ہیں۔ چنانچہ ہمارا اسلامی فکر عام عالمی فکر سے جو اتنا پیچھے ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ مدیر مجلہ نے بالکل ٹھیک لکھا ہے کہ "مسلمانوں کے لیے جہاں دورِ حاضر کے علمی کارناموں سے آگاہی ضروری ہے، وہاں ان کا اپنی ملی بقا کے لیے اپنے عظیم تہذیبی اثاثے سے پوری طور پر واقف ہونا بھی ناگزیر امر ہے۔ اس طریقے سے انھیں نہ صرف اپنی داخلی مشکلات کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔ بلکہ وہ انسانیت کے جدید مسائل کو سلجھانے میں بھی پورے اعتماد اور بصیرت و فراست سے ایک مثبت کردار ادا کرسکیں گے۔"

ڈاکٹر منظور احمد نے اپنے مضمون میں یہ سوال اٹھایا ہے کہ "اگر موجودہ عقلیات مذہبی حقائق کے لیے کوئی بنیاد فراہم نہیں کرسکتیں (جیساکہ وہ گزشتہ زمانہ میں کرتی رہی ہیں) تو پھر ہم (کس) دوسرے انداز میں ان حقائق کو انسانی زندگی کے لیے اہم حقائق سمجھ سکتے ہیں۔ اور تشکیک یا امکان کی دنیا سے نکل کر کس طرح خدا کے تصور کو اس طرح ذہن کے سامنے پیش کر سکتے ہیں کہ وہ اس کو اپنی رگِ جاں سے قریب ایک حقیقت سمجھنے لگے۔"

فاضل مضمون نگار نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ چیز وجدان سے ممکن ہے، لکھتے ہیں: "علم چاہے وہ بدیہی ہو یا حسی چاہے وہ یقینی ہو یا غیر یقینی۔ چاہے وہ آپ کے نفس کا ہو یا آپ کے ضمیر کا ایک راست تجربہ۔ (اور) شعور کی ایک کیفیت ہے اور شعور کی اس کیفیت میں یا ذات کے اس تجربے میں علم کے استحکام کے جو شرائط ہو سکتے ہیں، وہی شرائط ہر علم اور ہر مسئلے میں یکساں طور پر علم میں یقین اور ایمان پیدا کر سکتے ہیں۔"

غرض عقلیات نہیں بلکہ وجدان، مذہبی حقائق کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتا ہے اور اس طرح انسانی ذہن تشکیک کی دنیا سے نکل کر خدا کے تصور کو اپنی رگِ جاں سے قریب ایک حقیقت سمجھنے لگتا ہے اور پھر یہ کہ "ان تمام حقائق کا وجدان، جن کو ہم مذہبی حقائق کہتے ہیں، کسی نہ کسی درجے میں ہر شخص میں موجود ہوتا ہے۔" "أَلَستُ بِرَبِّكُم" کی صدائے بازگشت سے کوئی سینہ خالی نہیں ہے۔

مجلہ کے فاضل مدیر نے اپنے مقالے میں جو ۶۵ صفحات پر مشتمل ہے، علم التفسیر کا اس کے دورِ آغاز سے لے کر مشہور صوفی مفسر امام ابوالقاسم قشیری (متوفی ۴۶۵/۱۰۷۲ء) تک کے عہد کا جائزہ لیا ہے اور تفسیر کے مشہور مکاتب خیال پر بحث کی ہے۔ یہ مقالہ علمی تحقیق کا ایک بڑا معیاری نمونہ ہے۔ ڈاکٹر شاہد احمد امین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرحوم مصر کے اُن اہلِ فکر و قلم میں سے ہیں، جنھوں نے قدامت و تجدید، ماضی و حال، اور پرانی اور نئی روایات کو باہم ملا کر ایک راہِ وسط نکالنے کی کوشش کی، وہ قدیم نظامِ تعلیم کی پیداوار تھے۔ اور اس اعتبار سے ایک "شیخ" تھے۔ پھر انھوں نے انگریزی پڑھی۔ نئے علوم سے واقف ہوئے۔ قاہرہ کی جدید یونیورسٹی میں تاریخ و ادب کے پروفیسر بنے، اور "شیخ" کا جبہ و عمامہ اتار کر سوٹ اور ترکی ٹوپی پہنی اور "آفندی" بنے۔ لیکن علمی و فکری طور پر اُن کی ذات "شیخ" بھی تھی اور "آفندی" بھی۔ انھوں نے اپنے اندر قدیم و جدید دونوں کو جمع کرنے کی کوشش کر کے ایک ایسی اعتدال کی راہ نکالی کہ عربوں کی موجودہ اور آئندہ نسلیں اسی پر چل کر اپنی فکر کو اسلامی رکھتے ہوئے بہت آگے لے جا سکتی ہیں۔

ہمارے ہاں اب تک ڈاکٹر احمد امین کی صرف ایک آدھ کتاب کا اردو میں ترجمہ ہوا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اس نامور مصری مصنف کے خیالات سے زیادہ واقف ہوں۔ مجلہ "دین و دانش" میں ڈاکٹر خالد کا یہ مضمون ڈاکٹر احمد امین کا بہت اچھا تعارف ہے۔

سہ ماہی دین و دانش ٹائپ میں چھپا ہے، سرورق بہت خوب صورت اور دل کش ہے۔ خدا کرے یہ مجلہ برابر نکلتا رہے۔ اس قسم کے اعلیٰ پائے کے علمی مجلات کی بڑی سخت ضرورت ہے۔ مجلہ کا سالانہ چندہ پندرہ روپے ہے، فی پرچہ چار روپے۔

اسلامی معاشرت

مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی صاحب مرحوم اردو ادب کے مشہور اساتذہ میں سے تھے۔ شروع میں آپ کا تعلق علی گڑھ تحریک سے رہا۔ آپ کچھ عرصہ علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ اور معارف علی گڑھ کے ایڈیٹر رہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم "حیاتِ شبلی" میں مولوی وحید الدین صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :- "اُن کا کمال یہ تھا کہ وہ پورا اخبار تنہا تیار کر لیتے تھے۔ بڑے لکھنے والے تھے اور جو لکھتے تھے وہ ٹھوس لکھتے تھے۔ اس میں نری لفاظی اور بھرتی نہیں ہوتی تھی . . ." بعد میں مولوی صاحب مرحوم جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں پروفیسر ہو گئے تھے۔ "اسلامی معاشرت" پہلی دفعہ "روحِ اسلام" کے نام سے چھپی تھی۔ اس میں حدیث کی مشہور کتاب "کنز العمال" میں سے اصلاحِ اخلاق و معاشرت سے متعلق احادیث کا انتخاب کر کے ان کا اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ کتاب میں کوئی ایک سو زیادہ عنوانات

© rasailojaraid.com